مکاتیب

(۱)

لندن ۔۲۴؍مئی ۲۰۰۸ء

بخدمت محترم مولانا زاہدالراشدی زیدمجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ملاقات بڑی مختصر رہی۔ میں اچھا ہوتا تو خود آپ کی قیام گاہ پر آتا، تب زیادہ موقع مل جاتا۔ تاہم آپ جو کتب خانہ عنایت فرما گئے، اس نے خاصی تلافی کر دی۔ اگر چہ واقعہ یہ بھی ہے کہ میں کتابوں کا اتنا بڑا بنڈل دیکھ کے گھبرایا تھا۔ کوئی اور ہوتا تو معذرت کر دیتا کہ بھائی میں آج کل اس حال میں نہیں ہوں، اخبار ہی پڑھنا مشکل ہو رہا ہے۔ مگر طبیعت میں ذرا سا فرق آیا تو پرسوں وقت گزاری کے خیال سے سوچا کہ آپ کا بنڈل کھولوں، شاید کوئی ہلکی پھلکی چیز نکل آئے اور کچھ وقت اچھا کٹ جائے۔ سب سے ہلکی کتاب جامعہ حفصہ نظر آئی۔ اور اللہ جزائے خیر دے، حسبِ مطلب نکلی۔ تھوڑی تھوڑی کر کے کئی دن میں پڑھی۔ آپ کی جتنی قدر اب تک تھی، اور وہ بھی کچھ کم نہ تھی، اس چھوٹی سی کتاب نے اس میں اور بڑا اضافہ کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کتاب کی بڑی تعداد میں اشاعت ہونی چاہیے۔ ذہن وفکر کو متوازن کرنے میں (جو ہماری بڑی اہم ضرورت ہے) یہ بقامت کہتر ہونے کے باوجود بہت معاون ہو سکتی ہے۔ اور اس سے یہ جان کر تو اور ہی خوشی ہوئی ہے کہ وہاں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو اس طرح سوچ سکتے ہیں اور اس کے اظہار کی جرأت رکھتے ہیں، جیسا کہ ایک صاحب نے آپ سے سوال کیا کہ ”جب صدر مشرف نے مصالحتی فارمولا مسترد کر دیا تھا تو بظاہر گفتگو اس نکتے پر منقطع ہوئی کہ مولانا عبد الرشید غازی شہید گرفتاری دینے کے لیے تیار نہیں تھے اور حکومت انھیں ہر صورت میں گرفتار کرنا چاہتی تھی.... اور (یہ کہ) وہ اگر اپنی گرفتاری کے لیے تیار ہو جاتے تو حکومت کے لیے اس آپریشن کا کوئی جواز باقی نہ رہ جاتا اور اتنی جانیں اس سانحے کی نذر نہ ہوتیں۔“ نیز ان صاحب کا یہ کہنا بھی آپ نے آگے نقل کیا ہے کہ ”اگر مولانا عبدالرشید غازی گرفتاری دے دیتے تو کیا ہو جاتا؟ ان کے بھائی بھی تو گرفتار تھے۔“ (صفحہ ۸۹/۹۹) بہر حال یہ پہلی مرتبہ معلوم ہوا کہ آپ حضرات سے تعلق والے لوگوں میں بھی ایسی سوچ کے لوگ موجود تھے، جو واقعہ میں ایک حقیقت پسندانہ سوچ ہے۔

مگر اس کے آگے جب اگلی سطر میں اس سوال کے جواب میں آپ کا یہ فرمانا دیکھتا ہوں کہ ”میں دیانت داری سے عرض کرتا ہوں کہ میرے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہ تھا اور میں نے بڑی مشکل کے ساتھ گول مول جواب دے کر انھیں چُپ کرایا“ تو خامہ انگشت بہ دنداں کہ اسے کیا لکھئے! کا مخمصہ بنتا ہے۔ اے کاش کہ گول مول جواب سے ان صاحب کو چپ

کرانے کے بجائے ''دیانت داری'' کے تقاضے والا جواب آپ کی طرف سے دیا گیا ان سطروں میں پایا ہوتا تو اپنی خوشی حسرت آمیز ہو کے نہ رہ جاتی، اور شاید لال مسجد کے حوالے سے میرے مضمون مجریہ الشریعہ (غالباً اکتوبر ۲۰۰۷) سے لوگوں کو یہ شکایت نہ ہوتی کہ دور بیٹھے لوگ ہی اس طرح کی بات کر سکتے ہیں۔ میں نے تو پھر بھی آپ کے یہاں کا حال دیکھ کر اپنے آپ کو بہت مجبور پایا تھا کہ عام جذبات کی بھی رعایت رکھوں، ورنہ بات از راہِ دیانت داری صرف اسی پر نہیں رکتی ہے کہ جامعہ حفصہ کے المیے کی اوّلین ذمہ داری غازی عبدالرشید صاحب پر جاتی ہے (اللہ ان کی مغفرت کرے) بلکہ ذہن میں یہ سوال اٹھے بغیر بھی نہیں رہتا کہ دین کے ایک ایسے شیدائی اور نفاذِ شریعت کے ایسے علمبردار کے لیے یہ ممکن کیونکر ہوا کہ وہ اپنی شرط کی خاطر ہزاروں لڑکیوں کی جان کو صاف نظر آنے والے خطرے میں ڈال دے؟ کیسے نہیں ان کو اپنی اس شرعی ذمہ داری کا خیال آیا کہ کُلُّکُم راعٍ وَ کُلُّکُم مَسؤلٌ عَن رعیّتِہٖ (حدیثِ نبوی)؟

یقیناً کوئی چیز ہونی چاہیے جو مرحوم کو اپنی اس کھلی شرعی ذمہ داری کو پسِ پشت ڈالنے پر آمادہ یا مجبور کر رہی ہو۔ وہ کیا چیز تھی؟ یہ عقدہ شاید حل ہو جاتا اگر آپ حضرات (اصحابِ مذاکرات) نے مرحوم کے اس آخری جواب پر کہ ''پھر ٹھیک ہے ان سے کہیں ہمارا قتلِ عام کریں۔ قیامت کے دن میں آپ سب حضرات سے اس کے بارے میں بات کرلوں گا'' انھیں متنبہ کیا ہوتا کہ برادرم کیا اس طریقہ سے تم کُلُّکم راعٍ کی نبوی آگاہی کی خلاف ورزی نہیں کر رہے ہو؟ اور جب تمھیں اپنی ''رعیّت'' کی پرواہ نہیں تو جنرل مشرف سے کیا امید کی جا سکتی ہے کہ وہ کوئی پرواہ کریں گے؟ بہر حال اللہ مغفرت کرے۔

[مولانا] عتیق الرحمٰن سنبھلی

(۲)

۱۴۲۹/۴/۲۶ھ

مکرمی ومحترمی جناب ابو عمار زاہد راشدی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ ملا۔ اس میں ترکی میں احادیث شریفہ کی ترتیب جدید کی خبر کے حوالے سے ترکی کی وزارت اوقاف کو مناسب علمی مشورہ دینے کی تجویز ہے۔ یہ تجویز مناسب ہے۔ اس کے سلسلے میں ہمارے یہاں سے جو ہو سکے گا، ان شاء اللہ اس کی کوشش کی جائے گی۔

امید ہے مزاج بخیر ہوگا۔ دین وملت کے فروغ اور رہنمائی کے سلسلے میں آپ جو کر رہے ہیں، اس کی خبر مجھے ملتی رہتی ہے جس کی میرے دل میں بڑی قدر ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

(مولانا) محمد رابع حسنی ندوی

مہتمم دار العلوم ندوۃ العلما لکھنؤ

(۳)

مکرمی وعزیزی جناب مولانا محمد عمار صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ دیگر اپریل کے ''الشریعہ'' میں آنجناب کا مضمون بعنوان ''زنا کی سزا''